

امام احمد رضا بریلوی

اپنوں اور غیروں کی نظریں

محمد رفیع الرحمن صاحب قادیان

انجمن رضائے مصطفیٰ، چاہ میراں لاہور



ان اہل چارمے کا ایک پمٹ "عقائد جماعت بریلوٹیہ صوبہ" بریلی
 اعداد میں ایک سہر میں تقسیم کیا جا رہا ہے جس میں غلط بیانی اور دروغ گوئی
 سے کام لیتے ہوئے علمائے اہل سنت پر کچھ اچھلنے کی کوشش کی گئی ہے
 یہ اشتعال انگیز کارروائی عین اس وقت کی جا رہی ہے جبکہ داخلی اور خارجی
 سازشوں کے ذریعے ملک پاک کے امن و سکون کو درہم برہم کرنے کی مذموم
 کوششیں جاری ہیں۔ اس قسم کے لٹریچر سے امن و امان کی صورت حال بحال
 کرنے میں قطعاً مدد نہیں مل سکتی اور نہ ہی اسے ملکی سلامتی کے لئے ٹیک ٹال
 قرار دیا جاسکتا ہے۔

بعض ارباب علم و دانش کے نزدیک اس قسم کے بیڑہ پروپیگنڈے
 کو نظر انداز کر دینا چاہئے جبکہ بعض اصحاب کی رائے یہ ہے کہ تہقیق حال کا
 اظہار ضروری ہے تاکہ سادہ لوح مسلمان کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں تاکہ مطلوب میں
 مختصر طور پر ان اہتانات کے چہرے سے نقاب ہٹایا جاتا ہے۔

① ایک حدیث کا ترجمہ نقل کیا گیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت سے پہلے
 تین قبائل پیدا ہوں گے جن میں سے "المسیر"، "العفی"، اور "الختار" ہیں۔
 ادھر مولانا احمد رضا خاں صاحب کا ایک نام "الختار" ہے۔ ہم رضا خانیوں سے
 گزارش کرتے ہیں کہ وہ جس بتاؤں کران کے نزدیک اس حدیث میں "الختار" سے مراد
 کون ہے؟ (پمٹ)

تعجب ہے کہ جن لوگوں کے نزدیک غیب کا علم کبھی ہی کو دیا گیا اور نزول کو

رسالہ _____ امام حسینؑ بریلی اپنوں اور بگیاؤں کی نظر میں
 تالیف _____ محمد علی محمد شفیع قادری
 کتابت _____ مولانا شاہ محمد شفیع انصاری قہر، فون ۳۱۲۲
 پروف ریڈنگ _____ مولانا بشیر احمد مدنی
 مطبع _____ {مخدوم ریاض پرنٹرز لاہور}
 بار آؤل _____ صفحہ الخط ۶۰۶/۱۹۸۵ء
 ناشر _____

_____ ملنے کا پتا _____

مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ صوبہ، کوٹلی مشرقی لاہور
 رضا پبلی کیشنز، عین بازار داتا دربار لاہور

کو طلب کرتے ہوئے فرمایا ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قبیلہ
ثقیف میں ایک کذاب ہوگا اور ایک خونخوار کذاب تو ہم دیکھ چکے ہیں جہاں تک خونخوار کا
تعلق ہے تو میری رشتہ میں وہ تم ہی ہو۔ اسلم شریف عربی ہجری ۲۲۷ھ بمطابق ۸۴۱ء
انہی نوئی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں :-

حضرت اسحاق کا یہ فرمان کہ کذاب تو ہم دیکھ چکے ہیں اس سنان کی مراد
الغضائ بن ابی عبد اللہ ہے۔ وہ سخت جھوٹا تھا اس کا بدترین جھوٹ
اس کا یہ دعوے تھا کہ جبریل امین علیہ السلام اس کے پاس آتے ہیں۔
علامہ کا اس پر اتفاق ہے کہ اس جگہ کذاب سے مراد الغضائ بن ابی
اور زبیر خونخوار سے مراد حجاج بن یوسف ہے ۵

(شرح مسلم، ۲۲، ص ۳۱۲)

۵) کہتے ہیں امام احمد رضا صاحب کا رنگ بہت سیاہ تھا اور خاص
کے مخالفین ان کو اس رد سیاہی پر غدار لیا کرتے تھے مافوق البریہ (پگھلا)
جن لوگوں کے دل میں رسالت سے نفرت کے سبب سیاہ ہو چکے تھے انکی
دنکائیوں کا اندازہ عقلمندوں نے امام احمد رضا بریلوی کے رنگ کی سیاہی سے سمجھ کر کیا
ڈاکٹر غلام علی سائیں بہت تمیز القرآن پنجاب پبلک لائبریری، لاہور اپنا
مشابہ بیان کرتے ہیں :-

حضرت والا (امام احمد رضا بریلوی) بہت قامت، خوب اور سرخ و سفید
رنگ کے ملک تھے ڈاکٹر اس وقت سفید ہو چکے تھے کہ نہایت خوبصورت تھے

مقتات، یوم رضا، رضا اکیڈمی، لاہور ۳۷ ص ۸۸

مشہور ادیب و دلفراد نیا رشتہ کی ہے آپ کی زبانت کی تھی وہ دیکھتے ہیں۔
"ان کا نور علم ان کے سپرے پشیرے سے جھریا تھا، فروتنی و فکارتی

۷۔ ان کے دے زیادہ بہت انگریزوں کے عربی علم پر مبنی ہے

(دفعہ محمد محمود احمد، اعتقاد سرخیاں، ج ۱، ص ۱۷۱)

اس جہت کے لئے بدنام نہ کہ کتاب البریلویہ کا حوالہ کیا ہے

۱۔ ازبیل کا طوطا مانڈا گیا سچو درجہ اہل علم کے ہاں کسی وقت

ن ہے۔ البریلویہ کا جواب اندھیرے سے ابلانے لگ کے ہم سے

۲۔ صاحبان نے وفات سے ۲ گھنٹے، امنٹ پہلے یہ وصیت کی کہ تم سب

صاحبان سے رہو اور حق المکان (حق الامکان) اتباع شریعت نہ چھوڑو (۱)

۳۔ میرا بن جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر ضروری سے قائم رہنا

اہم فرض ہے۔ (وصایا شریف ص ۱۷۱) (پگھلا)

۴۔ وصیت پر کیا اعتراض ہے؟ اس کا کوئی تذکرہ نہیں دراصل نہ فہمی

۵۔ میں نام جس اسلامی عقائد کا امام احمد رضا بریلوی نے اپنی کتابوں

۶۔ بیان کیا ہے وہ وہی عقائد ہیں جو وہ ۵۰ سال سے امت مسلمہ

۷۔ میں ان اسلامی عقائد پر قائم رہنا ضروری ہے، جو وہ اگر

۸۔ میں بھی تصدیق قطعی کا برقرار رہا ضروری ہے شریعت عملی احکام کو سننے

۹۔ طاقت عمل کیا ہے گا (بکھلا اللہ نفسا ارضعھا) (انفو اللہ)

(۸) حیات (اعلیٰ کفر نہ باشد)

نصر ہے۔ (پگھلا)

۱۰۔ ہم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی بصیرت کی طرح بصارت بھی زائل ہو چکی ہے

۱۱۔ جوشہ نہ ہوتے۔ امام احمد رضا بریلوی نے جو عقیدہ نقل کیا ہے وہ ان کے

۱۲۔ ۱۰۰ سالہ انہوں نے فرمایا: "وہابی ایسے کفر اکتا ہے"

بروحدت اور اربع علیہ القادر
انجام دے آغاز رسالت باشد

۱۔ ایک شام و دوسال علیہ القادر
ایک گوتم تابع علیہ القادر

۲۔ ادا توئی کجشنش بدیر پیشنگ گیتی کرچی ۲۲ ص ۲۱

اس رباعی میں حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے
کے نام نہی علیہ القادر کے طاعت کی طرف اشارہ ہے جس کا چوتھا اور ساتواں

حرف (الف) ہے اور آخری حرف (راء) ہے اسی حرف کو انجام سے تعبیر کیجئے۔
(تہجیر رباعی) ۱۔ اللہ تعالیٰ کی وحدت پر ایک شاہ عبدالقادر کا چوتھا حرف

(الف) اور دوسرا شاہ ساتواں حرف (الف) ہے۔
(۲) اس نام مبارک کا آخری حرف (راء) لفظ رسالت کا پہلا حرف ہے یہ

کو کہہ بیانات علیہ القادر (نام) اسکے تابع میں (اداس) کے متقابل ہیں
یوں بھی حقیقت ہے کہ تمام ولایت کی جہاں انتہا ہے وہاں سے تمام نبوت و

رسالت کی ابتدا ہے، پس جسے کہ غ
بھول غیبی تحقیق روا افسانہ زورند

نبوت کا کھلا ہوا دروازہ دیکھ، جو تو خداوندانکس کا لسانہ کہے جس کی ایک
عبارت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

۶) انبیا علیہم السلام مزارات میں عورتوں سے صحبت کرتے ہیں۔
انبیا علیہم السلام کی قبریں مطہر ہیں انوار چھ مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے

ساتھ شب باشی فرماتے ہیں (نور الشاہد) اس سے بڑی گستاخی اور کج گوئی (ہیفٹ)
(مغنیات ص ۲۵) حادریہ کیفی مارو بازار لاہور

اس بچہ سید امروقال توحید میں
۱۔ علم حاضر کا قاعدہ ہے کہ لعل کرنے والا کسی بات کا ذمہ دار نہیں ہوتا، اس سے

ماہا کہتا ہے کہ اس کا حوالہ در ثبوت کیا ہے۔ امام احمد رضا بریلوی نے
۱۔ نہیں کسی بکھرے عزت علامہ محمد عبدالقادر زرقانی شاہ صاحب لدھیانہ

۲۔ علامہ زرقانی نے یہ بات علامہ ابن عساکر علی سے نقل کی ہے علامہ
۳۔ علامہ زرقانی (مطبوعہ مصر ۱۹۲۹ء ص ۲۷) اس ثبوت کے بعد

۴۔ لعلی کسی قسم کی ذمہ داری نہیں دیتی۔
۵۔ انبیا علیہم السلام مزارات میں عورتوں سے صحبت کرتے ہیں خود ساختہ

۶۔ اس بات کا حوالہ احمد رضا بریلوی کی طرف منسوب کرنا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے
۷۔ جو نقل کیا ہے انوار چھ مطہرات کی نسبت ہے مطلقاً عورتوں کے بارے

۸۔ یہ انہی انہوں نے برگزیدہ نقل نہیں کیا کہ "عورتوں سے صحبت کرتے ہیں"
۹۔ ان کے کہ وہ ان شب باشی فرماتے ہیں "اور شب باشی کا معنی رات

۱۰۔ لعلی (دیکھیں نہیں ہے)۔
۱۱۔ لعلی اصل میں مقالوی صاحب، عبدالماجد دریا بادی کے نام ایک منتخب

۱۲۔ علامہ بریلوی کے حقوق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-
۱۳۔ صرف دو چیزوں میں عدل واجب ہے۔۔۔۔۔ ایک شب باشی

۱۴۔ اس میں اختیار ہے کہ صاحب (ایک جلیبیٹا) جو یا نہ ہو براہِ باعزت
۱۵۔ اصل روایت (ہو یا نہ ہو، دوسری چیز اتفاق)۔

۱۶۔ (یک روز امامت) عبدالماجد دریا بادی (ص ۱۴۴)
۱۷۔ اس عبارت نے یہ بات صاف کر دی کہ شب باشی کا معنی ایک جگہ

۱۸۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور اس کے لئے علی روایت ضروری نہیں۔
۱۹۔ شب شریف میں ہے

۲۰۔ (مطبوعہ بریلوی) طبیب کشمیری (جلد ۱ ص ۳۵)
۲۱۔ میں سبیری مثل کون ہے میراث گردانہ ہوں میرا سب جھکھٹا نا پائے

مثال کے بیان سے غصہ کسی بات کو عام فہم غلامیوں میں کرنا مقصود نہیں ہے۔
مطلب ہرگز نہیں ہونا کہ جس چیز کے لئے مثال دی جا رہی ہے مثال اس کے
عین ہے اور جو ہر اس پر صادق آتی ہے۔ یعنی صاحب کا مقصد صرف اس
حقیقت کو مثال سے واضح کرنا ہے کہ کسی کو قریب کرنے کے لئے اس میں
آواہ کی جاتی ہے۔ انہوں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے
شکری کا لفظ قطعاً استعمال نہیں کیا۔

مثلاً بعض لوگوں کو یہ طلب سمجھ نہ گئے اس لئے ایک مثال کے
ذریعہ سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایک دفعہ کسی نے مولوی محمد تقی
ناٹوری صاحب سے وعظ کہنے کی درخواست کی اور امر اکیلا اس کے جواب
میں انہوں نے کہا :-

”وعظ ہم لوگوں کا کام نہیں اور نہ ہمارا وعظ کچھ مؤثر ہو سکتا ہے
وعظ کا کام ہمارا مولانا اسماعیل صاحب سے سید کا اور انہی کا وعظ مؤثر
ہو سکتا ہے۔ دیکھ اگر کسی کو باغیانہ پیشاب کی حاجت ہو تو اس کے قلب
میں اس وقت تک بے بسی رہتی ہے جب تک وہ اس سے غرض
حاصل نہ کرے اور اگر وہ کسی سے باتوں میں بھی مشغول ہوتا ہے یا
کسی ضروری کام میں لگا ہوتا ہے تو اس وقت بھی اس کے قلب
میں باغیانہ پیشاب ہی کا تقاضا ہوتا ہے اور طبیعت اس کی ملحوظ
ممت ہوئی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ جلد اس کام سے خلافت
پاکو فتنائے حاجت کے لئے جاؤں۔“

سورہ احم کی اہمیت وعظ اور اس کے وعظ کی تاثیر کے لئے
کہ ان کے اتنا صلہ ہے ہدایت تو ضرور ہونا چاہئے۔ جبکہ اگر باغیانہ پیشاب کا
اگر تباہی ہو تو وعظ وعظ کا اہل ہے اور نہ اس کا وعظ مؤثر ہو سکتا
ہے۔ ہم لوگوں کے قلوب میں ہدایت کا اتنا تقاضا بھی نہیں جتنا کہ بخدا

صاحب کا اس لئے نہ سمجھنے کے اہل ہیں اور نہ ہمارا وعظ مؤثر ہو سکتا ہے۔
ہاں یہ تقاضا مولوی اسماعیل صاحب کے دل میں پورے طور پر موجود تھا
اور جب تک وہ ہدایت نہ کر سکتے تھے ان کو ہمیں نہ آتا تھا۔“

(اخراج ٹائٹل دیکھا بیت اولیام دارالانشاءت کراچی ۲۵۲)
اب اگر کوئی ستم ظریف یہ کہے کہ ناٹوری صاحب نے دہلی صاحب کے وعظ
کا لفظ کوفتنائے حاجت قرار دیا ہے تو کیا کوئی دہلی صاحب کے لفظ کوفتنائے حاجت
کا لفظ کوفتنائے حاجت کو بغیر مثال کے اس کی مثال دی گئی ہے۔ پہچان کر مایہ ناز نہیں۔
(۸) حضرت عائشہ کی شان میں بدتر کلمات تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرتے ہوئے احمد رضا خاں صاحب
حدائق بخشش حرم مدنی پر قسط انہیں :-

تنگ چہیت ان کا لباس اور وہ جون کا اہمبار
سکی جاتی ہے قب سے کونک لیسکن
یہ بیٹا پڑتا ہے جون میرے دل کی صورت
کہ جو کسے جانتے ہیں جان سے ہرول سینہ ویر

تو یہ انہوں نے یہ گستاخ عاشق کلمتے میں خدا را غور کریں۔ (امپٹ)
نہیں کوام : اس پر ایک لطیف مسجلیں۔ ایک شخص کے سر پر شادی کا پتھر لگا
تو اس نے یہ لاجواب کر لیا :-

چرخ گفت سدی در زلف
کوشن نو داؤل ولے افت و شکلا

اسے یہ شعر نہیں ملے کہ دو نول معرول کا وزن بھی صحیح ہوتا ہے۔ نہیں اور یہ تو اسے خبر
ہی دہلی کہ دینا مولانا جامی کی تصنیف ہے اور دوسرا مصرع حافظ شیرازی کا ہے۔ اس سے
یہ دونوں چیزیں ایک صدی کے کلمات ہیں ڈال دیں اور اس پر خوش کوشناؤ سر نہ گیا۔
بس یہی حال حاضرین کا ہے۔ انہیں یہ علم ہی نہیں کہ حدائق بخشش حرم مدنی (احمد رضا خاں)

۱۔ مداحی بخشش ہر سوم ۳۲ و ۳۳ میں ہے ترتیب سے اشارہ شائع ہوئے
تھے اس غلطی سے بارہ فقیر اپنی قربان شائع کر چکا ہے، خدا و رسول علیہ السلام
و سلسلہ تثنیٰ علیہ و علی آلہ و صحبہ کبارہ قبول فرمائیں آمین آمین اور کسی
مسلمان صحابی خدا و رسول کے لئے سعادت فرمائیں جل جلالہ و علیہ السلام
تثنیٰ علیہ و علی آلہ و سلم

۲۔ فیصلہ مشعرہ قرآنہ ۳۳۔ ۳۴

۱۔ تفصیل سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ امام احمد
عالم بریلوی پر گستاخی کا الزام کسی طرح بھی درست نہیں بلکہ یہ سراسر سرسنان ہے۔ اس
سبب پر اس سے بڑی شہادت اور کیا ہوگی کہ تیسرا حصہ چھپنے کے بعد عافیت
میں یہ کی طرف سے تمام تراجم اشاعت کی بجائے مولانا محبوب علی خاں بریلی جو
قبیلہ کے مرتب تھے کسی ایک درہندی عالم نے بھی گستاخی کا الزام اعلیٰ حضرت
پر لگا یا لہذا کہنے دیجئے کہ آج اعلیٰ حضرت پر گستاخی کا الزام لگانے والا فقیر پرور
اور افتخار پرور ہے تفصیل کے لئے دیجئے فیصلہ مقدمہ مطبوعہ کوئی بریلی لاہور۔
در اصل اعلیٰ حضرت بریلوی سے مراد فقیر لغویہ الامان علیہ السلام علیہ السلام
علیہ السلام اور برادر ہیں قاضی و دیگر کتب کی گستاخند عبارات کا جو حجت حاضر کیا تھا
ان عبارات سے تو یہ کرنے کی ہمت ہے چاہی کارروائی کے طور پر ان کے خلاف گستاخ
ہونے کا یہ بنیاد پرور ہو گیا کیا جانتے ہے۔
مراد فقیر علیہ السلام صاف لکھ دیا کہ

"اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ بہ نام رسالت
ہی ہوں اپنی جہت کو لگا دینا اپنے بھلی اور گدھے کی صورت میں
مستغرق ہونے سے بڑا ہے"
امام حسین بریلی۔ مراد فقیر اردو مطبوعہ کراچی ۱۳۱۵

۲۔ تصنیف و ترتیب میں اور مدحی ان کی زندگی میں شائع ہوا یہ حصہ مولانا محبوب علی
سے ترتیب دیا اور امام احمد بریلوی کے دھماکے کے دھماکے کے دھماکے کے دھماکے کے دھماکے
محبوب علی خاں نے ابتدا میں کے مسئلہ پر ۹ ہر ذی الحجہ ۱۳۴۲ء کی تاریخ
کی ہے جب کہ اعلیٰ حضرت کا رد ۱۳۴۴ء و امام مصریٰ جو بیک وقت
مولانا محبوب علی خاں صاحب جیسے کسی کی ترتیب و اشاعت میں واضح طور پر
ہندو فرقہ پرستی ہے۔

۱۱۔ انہوں نے اس حصہ کا نام احمدی بخشش ہر سوم رکھا، صرف یہی نہیں بلکہ یہ
۳۲۵ احکام میں بھی پروج کر دیا لاکھ مداحی بخشش صرف پہلے اصل و حصوں کا نام نہیں تھا
جو ۳۲۵ میں شائع ہوئے تھے۔ تیسرا حصہ ۱۳۴۲ء ہجری کے پہلے ہی شائع ہوا۔
۲۱۔ انہوں نے مسودہ کا جو تیسرا حصہ ہے اس کے بعد کہ دیا پریس و انوں نے غور کی گئی
کروائی و رد وہی چھاپ دیا مولانا نے اس کے بعد کہ وہی نہیں پڑھے، کانٹہ لے لیا
یا نادانہ چند اشارہ جو بالکل الگ مسئلہ امامانین حضرت عائشہ صدیقہ علیہا السلام
عہد کی شان میں کے گئے اشارہ کے ساتھ لاکھ دے۔

ان غلطیوں کا قافیہ انہیں یوں سلگتا پڑا کہ غلطیوں میں مولانا شائق احمد
نظامی نے کئی کے ایک ہفت روزہ میں ایک مراسلہ شائع کر دیا اور مولانا
محبوب علی خاں کو اس غلطی کی طرف متوجہ کیا۔

دوسری طرف درہندی کی مکتبہ شجر کی طرف سے شد و مد کے ساتھ یہ مولانا
محمد محبوب علی خاں نے حضرت امامانین کی شان میں گستاخی کی ہے اس لئے
انہیں سوچنے کی حاجت ہے یہ ہفت کیا جانتے۔

۱۔ مولانا محبوب علی خاں کی صاف دلی اور پاک نفسی دیکھئے کہ جو کچھ ہوا اس
میں ان کے قصد و ارادہ کا کوئی اثر نہ تھا، تمام تر غلطی کتابت اور پریس و انوں کی
تھی اس کے باوجود انہوں نے رسالہ سے کچھ اور روزنامہ انقلاب میں اپنا
توبہ نامہ چھاپا یا لکھا یا تو یہ بھی کی اعوان تو بہلا حذر ہے۔ ۱۔

حفظ الامان میں یہاں تک سمجھ دیا۔

”پھر آپ کی ذات مقارنہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول
ذہبیج جو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد یقین
غیب ہے یا کمال غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں
مصور ہی کی کیا تھیں ہے اس علم غیب تو زہد و عمر و جگہ ہر
صبی و مجنون بلکہ ہر جان و نبات و ہائم کے لئے حاصل ہے۔“

گھر اشراف علی متافوی حفظ الامان، کتب خانہ اعزازیہ دیوبند، ص ۱۸۷
برائین قاعدہ میں ہے۔

”انسان خود کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال
دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلافت نعوس قطع کیے کہ بلا یقین
حق قیاس غابہ سے ثابت نہ کرنا شرک نہیں تو کون ایمان کا
حصہ ہے، مستطیان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت
ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی ہے کہ جس سے
تمام نعوس کو رو کر کے ایک شرک ثابت کرنا ہے۔“

برائین قاعدہ، کتب خانہ اعزازیہ، دیوبند، ص ۱۵۵

یہ اور اس قسم کی دیگر عبارات پر امام احمد رضا بریلوی نے گرفت
کی اور رجوع اور توبہ کا مطالبہ کیا، یہی وہ حرم تھا جس کی بنا پر آئے دن
ان پر بے نیاد الزام لگاتے جاتے ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو دعوت الحق
ترتیب مولانا الحاج محمد غوث شاہ قسوری جس میں اصل کتاب کے صفحہ
دست لکے ہیں۔

اب ذرا دل تمام کر کہ حیرت سے درج ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائیں
متافوی صاحب اپنے ایک مکتوب المظلوب المذیم میں لکھتے ہیں:-

”ایک ذاکر صالح کو مکتوف ہوا کہ احقر کے گھر میں رہتا تھا۔“

آئے والی ہیں، میرا ذہن مناسط طرف منتقل ہوا اگر کم سن بیوی
لے گی، اس مناسبت سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے جب نکاح کیا تھا تو حضور کا سن نہ تیرہ نہ پچاس
سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصیدیاں ہے۔
(مجموع اشراف علی متافوی، المظلوب المذیم، صفحہ ۱۸۷)

یہ خواب متافوی صاحب کی دوسری بیوی کی آمد سے پہلے کا ہے جو
ان کی شاگرد بھی تھیں، ان کی آمد کے بعد کا خواب بھی ملاحظہ کیجئے متافوی
صاحب کے انتہائی عقیدت مند عبد الماجد دریا بادی ایک مکتوب میں
لکھتے ہیں:-

”پرسوں شب گھر میں ایک غیب خواب دیکھا، دیکھا کہ
مدینہ منورہ کی مسجد نبی میں حاضر ہیں، وہیں جناب (متافوی صاحب)
کی چھوٹی بیوی صاحبہ بھی ہیں۔ یہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں
انہوں نے دریافت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر
دیکھو گی؟ انہوں نے بڑے اشتیاق کے ساتھ کہا ضرور! اتنے
میں کسی نے کہا کہ یہ تو عائشہ صدیقہ ہیں، اب یہ بڑے غور
سے انکی طرف دیکھ رہی ہیں کہ صورت شکل، وضع و لباس چھوٹی بیوی
صاحبہ کا ہے، یہ حضرت صدیقہ کیسے ہو گئیں؟ اتنے میں مجھ سے
کہا نہیں یہ حضور کی بیوی ہیں۔ اب یہ اپنے دل میں اودھنی جرت
کر رہی ہیں کہ حضور کے تو کوئی صاحبزادہ ہی دیتے تو ہو سکتی اتنے
میں کبہ آواز آئی کہ ہر گز کو حضور کی اولاد ہے اور مولانا اشراف علی
چچے بزرگ تو خاص الخاص اولاد حضور ہیں، ان کی بیوی حضور کی
ہو سکتی ہیں۔“

(عبد الماجد دریا بادی، بحیر الامت، المجلد ۱، ص ۹-۹۴۸)

تھا تو صاحب اس محنت کے جواب میں لکھتے ہیں :-
 "کسی کا حضرت عائشہ کنا اشارہ ہے وراثت فی لیسن الاوت"

(الاصناف) کی طرف ؟
 (ایضاً ص ۵۴۹)

ان دو خرابوں کے ساتھ ساتھ ایک تیسرا خراب بھی پیش نظر ہے جس کا ذکر اس سے پہلے کیا جا چکا ہے کہ تھانوی صاحب کا ایک مریض تھانوی صاحب کا کھڑا ہے۔ تھانوی صاحب پر براہ راست درد بھیجتا ہے اور تھانوی صاحب اسے لکھتے ہیں :-

"اے میری تھانوی تھانوی کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بیوقوف تھانوی قبیح مسکت ہے"

(الامداد ص ۳۶۷، ۳۷۸، ۳۷۹)

اب ذرا ایک لمحہ کے لئے رک کر خواہوں کہ اس سلسلے پر غور کیجئے کہ پہلی خراب میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی لہر کی جبر سے تھانوی صاحب کا ذہن ٹوٹا دوسری بیوی کی طرف جاتا ہے دوسری خراب دوسری بیوی کو عائشہ صدیقہ کہا گیا پھر مرید، تھانوی صاحب کا کھڑا ہے۔ آخر یہ کس منزل کی طرف پیش قدمی ہے؟ اور ایسی خرابوں کا نشان کرنا اور ان پر تصدیق ثبت کرنا کہ حضرت ام المؤمنین کی شان میں گستاخی ہے؟

اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی یوں سرزنش فرماتے ہیں :-

واقعہ ڈھالیوں کا آنا
 زن کا ذہن بٹانے یہ ہیں
 جن پر لکھوں یقین تصدیق
 تعمیر کی بناتے یہ ہیں
 وہ تو مسلمانوں کی شان میں
 کس اسلام بکھاتے یہ ہیں
 (الاستعداد، مکتبہ نبویہ، لاہور ص ۸۵)

۹) برولی مرید کی ہنسی کے قطرے جل میں گرے دیکھتا ہے۔
 ولی کا ف کی شان بیان کرتے ہوئے خیر الرحمن جو اصناف - اثر جلد

پر لکھا ہے :-

"کسی عورت کی شرمگاہ میں کوئی لفظ فراموش نہ کرنا مگر وہ کامل اس کو دیکھ کر ہرانا ہے"

نیز اعلیٰ حضرت نے ملفوظات ص ۷۴ پر ذکر کیا ہے کہ سید احمد علی جب بیوی سے جہیز لے کر رہے تھے تو میری عبدالعزیز داغ ان کے پس منظر پر حاضر تھے اور فرمایا کہ کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں امیران ساتھ ہے۔

(مفلح)

ہمارے سامنے حضرت علامہ مولانا غلام محمد قدس سرہ و پیراں، ضلع میانوالی کی تصنیف لطیف خیر الرحمن (مطبوعہ نوری کتب خانہ، لاہور) موجود ہے اس کے صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے کہ عبادت نہیں ہے لہذا اس غلط بیانی کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر اس ردوع بائی کا کیا علاج کر مریض چاہی جارہی ہے کہ "مریض مرید کی اپنی پر لعل کر وہ دونوں عبادتوں میں سے کسی میں یہ نہیں ہے کہ ہر دلی دیکھتا ہے۔ یاد رکھئے کہ جو مرید پر لکھتے ہیں کسی قوم کو حقیقی مرشد ہی حاصل نہیں ہو سکتی۔

ملفوظات کی نقل کردہ عبارت میں امام احمد رضا بریلوی اس کے ناقل ہیں اور ناقل کی ذمہ داری یہ ہے کہ حوالہ دیکھا دے چنانچہ یہ واقعہ حضرت علامہ احمد بن مبارک نے العزیز علی مطہر مصطفیٰ البابی (مصر) کے مکتبہ نقل کیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ کثرت کا معاملہ ہے اور معتزلہ اگرچہ اولیاء کا ملین کیلئے کثرت کے معنی میں مگر اہل سنت اس کے قائل ہیں کہ لفظ تعالیٰ اقبیاء و اولیاء کے لئے پیشہ ارشاد کو مع کثرت فرمادینا ہے اور بسا اوقات ان کے قصہ درآوردہ کا نقل نہیں ہوتا۔

۱۰۰ پتے تھے وہی ہوتا تھا ۱۰

۱۰۰ حکایات اولیاء ص ۲۰۰

۱۰۰ کے کئے کہ جن لوگوں کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 ص ۱۰۰ میں نہیں دیکھا وہ کسی طرح ان حکایات کو تک لک کر بیان
 کو نہ ولی اللہ صاحب اور علیہ السلام صاحب کی کرامت حسین
 دل کو غور نہایتی عبد العزیز باغ رحمت اللہ تعالیٰ کے شرف
 حالانکہ ان کا مقصد ایک غیر شرعی عمل سے منع کرنا تھا، انہما کہ شرف
 ۱۰۰ عبد اللہ خان صاحب کے عورتوں کے رحوں میں جھانک کر دیکھا
 کر لینے پر مقرر کیوں نہیں ہوتے، پھر یہ عمل ایک آدھ ترہ کا نہ تھا
 ۱۰۰ تھے، اس کے الفاظ تو تسلسل اور توازن کی نشاندہی کرتے ہیں۔

۱۰۰ میں میری موت کی شرمگاہ دیکھنے میں کوئی سہ نہیں۔

۱۰۰ حضرت فاضل بریلوی نے فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۵۰-۴۹ پر فرمایا:
 ۱۰۰ میں ایک نہ عورت کی شرمگاہ پر نظر پڑے جب بھی نماز و وضو میں کوئی غفلت
 ۱۰۰ اس میں ایک ایسا کسے تو کمزور و مزدور ہے، نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (مغلط)
 ۱۰۰ اس مہوت اور قریب کاری کو یہ نقاب کرنے کے لئے اصل عبارت
 ۱۰۰ کافی ہے، امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں:-

۱۰۰ نماز میں اگر بیکجا عورت کی شرمگاہ پر نظر پڑے جب بھی نماز و
 ۱۰۰ میں غفلت نہیں مگر عورت کی، میں یہاں اس پر حرام ہوجائیں گی
 ۱۰۰ کہ کوئی غافل پر نظر نہ پڑے پڑی جو اور اگر قصداً ایسا کرے تو سخت
 ۱۰۰ گناہ ہے مگر نماز و وضو جب بھی غفلت نہ ہوں گے۔

(فتاویٰ رضویہ، ملاحظہ فیصل آباد ج ۱ ص ۱۷۵)

۱۰۰ فاضل ثناء اللہ بانی تہی، ارشاد: باری تعالیٰ و مکتبہ لائبریری
 ۱۰۰ مکتوبات المستنویات والکرمین (الایہ) کی تفسیر میں ایک
 ۱۰۰ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مکتبہ لائبریری
 ۱۰۰ کو لایا تو انہوں نے ایک شخص کو باری میں مہر دیا۔ آپ
 ۱۰۰ دعا فرمائی تو وہ ہلاک ہو گیا پھر دوسرے شخص کو اسی حالت میں اسی
 ۱۰۰ دعا فرمائی تو وہ بھی ہلاک ہو گیا، پھر تیسرے شخص کو دیکھا اور اس کے حال
 ۱۰۰ اور وہ قریباً تو اللہ تعالیٰ نے، انہیں فرمایا ابراہیم! تم سب کچھ اللہ
 ۱۰۰ بندوں کے خلاف دعا نہ کرو۔

۱۰۰ (تذکرہ غریبی، ص ۱۰۱) فدوہ الصغیر، ص ۱۰۱

۱۰۰ (تصانیف سے بتائیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے

۱۰۰ امیر شاہ و خان صاحب کی یہ حکایت بھی جبرم حضرت سے ہے۔

۱۰۰ "شاہ ولی اللہ صاحب تب بطن میں تھے تو ان کے

۱۰۰ مہر شاہ عبدالرحیم صاحب ایک دن خواجہ قطب الدین بٹھایا

۱۰۰ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے اور مراقب ہوئے۔ یاد

۱۰۰ بہت تیز تھا، خواجہ صاحب نے فرمایا کہ تم باری زور ملاحظہ ہے،

۱۰۰ اس کے پیٹ میں قطب الافکاب ہے، اس کا نام قطب افکاب

۱۰۰ رکعت ۱۰۰ حکایات اولیاء، دارالاشاعت، کراچی ۱۰۰

۱۰۰ اسی کتاب میں مکتوبی صاحب کے حوالے سے شاعرانہ

۱۰۰ کے مرید عبد اللہ خان کے بارے میں لکھا ہے:-

۱۰۰ "ان کی حالت یہ تھی کہ اگر کسی کے گھٹس حمل ہوتا اور وہ

۱۰۰ لینے آتا تو آپ فرمایا کرتے تھے کہ تیرے گھٹس لڑکی ہو گی یا لڑکا۔

حیرت ہے کہ اس صاف اور صریح عبارت میں مذکور تمام کے میں فکر کسی طرح
کھلی خیانت سے کام لیا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ نظر چاہیے "اس کا واضح مطلب ہے
کہ قصہ دارادہ کے بغیر نظر جائے، قصہ دارادہ سے دیکھنے کا ذکر انہوں نے بعد میں اجرت
کے ساتھ کیا ہے مگر یہ صاحب "دیکھنے میں کوئی حیرت نہیں کہ کہہ کر یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ
قصہ آدیکھنے کی بات جو رہی ہے۔ پھر انہوں نے تعریف فرمادی کہ عورت کی مائیں نہیں
اس پر حرام ہو جائیں گی اور قصہ آدیا کر سے تو سخت گناہ ہے۔ اس کے باوجود ایم
احمد رضا بریلوی پرافترار کیا جا رہا ہے کہ ان کے نزدیک کوئی حرج نہیں ہے خالی
اللہ اعلم المستحق۔

اب گئے ہاتھوں آپ بھی ان کا ایک مسکہ ملاحظہ کر لیں۔ ویسوی حکیم الامت
مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں :-

"مسکہ : کسی پر عمل فرض جو اور پردے کی جگہ نہیں تو اس میں یہ
تفصیل ہے کہ مرد کو مردوں کے سامنے برہنہ ہو کر نہ مانا واجب ہے،
اسی طرح عورت کو عورت کے سامنے بھی نہ مانا واجب ہے۔"

پرہیزگاری جو ہر صنف پر آدم، ملک و ہندو، لاپور، ملان

اب اس کا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہے کہ اگر پردے کی جگہ نہ ہو
کے سبب کوئی پادہ کر نہ لے یا دوسرے آدمی کو دیکھے کہ تو دوسری طرف کر کے
کھڑا ہو جائے، مگر میں عرض کروں تو وہ واجب کا ٹاٹک ہو گا اور امامت و شہادت کے
لاؤن نہ ہو گا۔

① نمازیں بعض خصوص کے تناؤ سے ادا رہ نہ ٹوٹ گئی۔

اعلیٰ حضرت کا فتوہ سے بیان کرتے ہوئے ان کے فقیہ فرماتے ہیں : المیزان
احمد رضا بریلوی ص ۲۳ :-

امام احمد رضا نے ارشاد فرمایا کہ قصہ دارادہ میں بعد تشہد "تو رکعت نفس"
سے میرے انحرک کے ادا رہ نہ ٹوٹ گیا تھا، چونکہ نماز تشہد پر ہر نماز چاہی
ہے اس وجہ سے آپ لوگوں کو نہیں کہا اور گھر جا کر بند دوست کو کر
اپنی نماز احتیاطاً پھر پڑھ لی۔ (پمفلٹ)

اخلاقی و دنیوی پرین کی انتہاء اس سے بڑھ کر کیا ہو گی؟ ایسی خیانتوں
پر تو تشہد و شرافت بھی سرسپٹ کر رہ جاتی ہیں۔ اگر گناہ شریفی کی طرز کی یک پوشک
کا نام ہے۔ مولوی فیروز الدین صاحب اردو کی مشہور لغات میں لکھتے ہیں :
"انحرک (انحرک) ایک قسم کا روانہ لبکس، قہا"

(فیروز لغات اردو، فیروز سنٹر لاہور، ص ۱۳۲)

اور نفس : غلہ کے ٹوٹے کے ساتھ) سانس کو کہتے ہیں، پاس اناس صوفیہ کی
معروف اصطلاح ہے۔ ہر ایک کہ سانس کی آمد و رفت سے قہا کہن یا بند ٹوٹ گیا،
بادجو و دیگر نماز تشہد پر پوری ہو چکی تھی پھر بھی امام احمد رضا بریلوی نے احتیاطاً نماز و بار پڑھ
مگر گناہ جو بدینی اور بڑی نیت کا کہہ دوسری اور ہی پھر نہیں ہے۔ ان لوگوں کے کوئی
پرچہ کہے کہ یہ بعض خصوص اور ادا رہ نہ ٹوٹس لفظ کا سنبھلے ہے؟

اگر آپ کو ایسی ہی شوافی یا سنی کا شوق ہے تو ہمیشگی زیور کا باب حب
پڑھ لیجئے یا ویسوی حکایات و الیام کا مطالعہ کیجئے، آپ کے ذوق کی تسکین کا بہت سا
سامان مل جائے گا، ذرا ملاحظہ کیجئے :

"مولانا فوتوی صاحب اپکوں سے ہشتے بولتے بھی ملتے اور

جلال الدین صاحب زادہ مولانا محمد یعقوب صاحب جو اس وقت بھی بچے

تھے چڑی مٹی کی کہہ کرتے تھے کبھی ٹپٹی امارتے کبھی کر سند کھول

دیتے تھے۔" (حکایات اولیاء، ص ۳۱۷)

حکایات ادبیا ۳۳۹ اور تذکرۃ الشہداء کے تحت بحوالہ اعلام، کرامی، ص ۲۸۹ کا مطالعہ کر لیجئے، آپ کو مولانا گیسوی اور مولانا نوٹووی صاحب سے روابط کا اندازہ ہو جائے گا۔ مجھے تو ان شہناک حوالوں کے نقل کرنے سے بھی حجاب محسوس ہوتا ہے۔

(۱۲) اعلیٰ حضرت کو دیکھ کر صحابہ کی زیارت کا شوق کم ہو گیا۔
مولانا کے زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہنے سنا ہے کہ ان کو دیکھ کر صحابہ کی زیارت کا شوق کم ہو گیا۔

(وصایا بریلوی، تہذیب حسنین رضاعی ۲)
علامہ اہل سنت معمر نہیں کہ ان سے غلطی کا صدور ہی نہ ہو سکے اس کے ساتھ ہی ان کا خاصہ ہے کہ جب انہیں آگاہ کیا گیا تو انہوں نے توبہ اور رجوع نہ کرنے میں عار محسوس نہیں کی بلکہ اپنی عاقبت سزا سننے کے لئے اعلان توبہ سے بھی گریز نہیں کیا جب کہ دہلوی بندہ یکتب خوک کے علامہ ہمیشہ اسے اپنی آنا کا مسکند بنا یا اور توبہ سے گریز کیا۔

عدائق بخشش محمد سوم کے قریب مولانا محبوب علی خاں کی ایک بزرگ شریف صفت ہیں کیا جانچا ہے۔ وصایا شریف کے قریب مولانا حسین رضا خاں کا بیان ملاحظہ ہو جو قہر قدادندری و مطہر لکھنؤ ۱۳۵۵ء اور قہر بھلیان افروزہ وصایا میں چھپ چکا ہے، انہوں نے فرمایا :-

"اس معترف کا عنوان بیان غلط شائع ہو گیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ کاتب ایک دو بانی تھا اس کی دہائیت ظاہر ہونے پر اس کو نکال دیا گیا اور انہماکوں میں میری مصروفیت و مشغولیت کے سبب یہ رسالہ بغیر تصحیح کے شائع ہو گیا۔"

اصل عبارت پڑھی :-

"زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا کہ اعلیٰ حضرت قدوسی اٹھ اٹھائے عہد کے اتباع سنت کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زیارت کا لطف اٹھایا یعنی اعلیٰ حضرت قدیم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے زہد و تقویٰ کا مکمل نمونہ اور نمونہ قرار دیتے۔"

اس عبارت کو دہلی کاتب نے تحریف کر کے لکھ ڈالا مگر چونکہ میری غفلت وجہ ترقی ہی اس میں شامل ہے اس لئے میں مخالفوں کا احسان نانتے ہوئے کہ انہوں نے اس عبارت پر مجھے مطلع کر دیا، (عدو و شہد سب غیر اگر خدا خواہم) اپنی غفلت سے توبہ کرتا ہوں اور شیعی مسلمانوں کو اعلان کرتا ہوں کہ وصایا شریف کے مطالعہ میں اس عبارت کو کاتب نے عبارت مذکورہ بالا لکھی، طبع آئندہ میں انشاء اللہ اس کی تصحیح کر دی جائیگی۔

(وصایا شریف معنی، مولانا یحییٰ اختر اعظمی انکوائٹری فرم دیکھئے ۲۵)

مخالفین اس کے باوجود بار بار اس عبارت کا حوالہ دے رہے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نہ تو خود اپنی کوتاہیوں پر توبہ کرتا چاہتے ہیں اور نہ کسی کو توبہ کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں، گویا ان کے نزدیک سچ مغرب سے طلوع ہو چکا ہے اور توبہ کا دروازہ بند ہو چکا ہے، لغو دبا شد من ذلک۔

(۱۳) اعلیٰ حضرت نے صدیقی امیر کی شان پائی۔

شاہ احمد نورانی شکے والہ صاحب نے اعلیٰ حضرت کی تعریف کرتے ہوئے

فرمایا، سوانح اعلیٰ حضرت ۱۳۵ :

عیال ہے شانِ حدیثی تھا جسے صدق و تقویٰ سے
کون کیوں کر نہ اتنی جب کہ غیر اہلِ تقیہ و تمیز
(بیفٹ)

اس شعر کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ امام احمد رضا بریلوی صدیق
تقویٰ سے شانِ حدیثی کے معنی میں، یہ سراسر غلط بیانی ہے کہ اعلیٰ حضرت نے صدیقِ اکبر
کی شان پائی۔

محمد جعفر نقی بریلوی، سید احمد بریلوی کے دو غلیظ مولوی عبدالحی صاحب
اور مولوی اکمل جلالی صاحب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"یہ دونوں بزرگ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عوفاروق رضی
اللہ عنہما کی مانند آپ کے بارگاہ اور جانشان تھے۔"

(حیات سید احمد شہید، نقی اکملی، کراچی، ۱۹۵۰ء)
دونوں بزرگ نوشہینِ کوہین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مانند ہوئے، خود
سید صاحب کس کی مانند ہوئے، خود ہی صریح لیں۔

یہی تقابلی صاحب، سید صاحب کی شان میں ایک قبیحہ نقل کرتے
ہیں جس میں یہ اشدّ احمی ہیں :-

صدق میں ثانیِ انبیین کی مانند توی

عبادِ جہد میں اسلام کے ثانی عمر

شرم میں حضرت عثمان سا جو بحرِ حیا

اور صفِ جنگ میں بہتر علی صفہ

(حوالہ مذکورہ، ص ۱۶۳)

کہہ دیجئے کہ ان اشدّ کا مطلب یہ ہے کہ یہ جیسے غفار و راشدین کی شان پائی ہے۔

مولوی، صاحبِ علم و دہ - عارفِ خدا و عالمِ مہوم کے مراتب کس طرح
مشرقی پڑھے، اصنافِ علم و دہ - عارفِ خدا و عالمِ مہوم کے مراتب کس طرح
کئے گئے ہیں، جہاں اشارتِ ہن کے جاتے ہیں :-

مردوں کو ذکاوت کا زعفران کو مرنے دیا

اس سیمائی کو دیکھیں ذریٰ ابنِ ملک

(مشرقیہ، مطبع دہلی، ساڈھوہ، ص ۱۳۳)

انصاف سے بتائیے کہ کیا یہ کلام حضرت عجلے علیہ السلام کو پہنچ
نہیں ہے؟

قولیت اسے کہنے میں قبول ایسے ہوتے ہیں

عیدِ شہد کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی (عجل)

جس کے کالے کلرٹے غلاموں کا لقب یوسف ثانی جو اس کے گورے

بچے غلاموں اور خود اس کا کیا مقام ہوگا؟ کیا یہ حضرت یوسف علیہ السلام کی بارگاہ

میں گستاخی نہیں ہے؟

واقفِ مہرِ عالم کہ نقشب آپ کی رحلت

دہلی صدیق اور ثانی کچھ کہئے عجیب ہے

شہادت نے تجھ میں قدوسی کی گشتانی

(ص ۱۶)

ختم ہے آپ کوربِ ذوالجلال کی! انصاف و دیانت سے بتائیے کہ گھڑی جلد

کو صاف فطروں میں صدیق اور فاروق نہیں کہا گیا؟ جب انسان دین اور دیانت

کو خیر و اکرہ دیتا ہے تو اسے دوسرے کی آنکھ کا ٹیکا نظر آتا ہے، اپنی آنکھ کا شیشہ فطر

منہیں آتا۔

دوسرے دیوبند کے مدرسِ اول مولوی محمد حسن صاحب نے مولوی محمد فاضل نقوی

اور مولوی رشید احمد گنگوہی کی شان میں ایک اور قصیدہ لکھا ہے اس کے چند اشعار
ملاحظہ ہوں جنہیں پڑھ کر ایک مسلمان کا دل لرز اٹھے۔

سامعین نامہ سے بے بسپا بدی کو
میں تو کہتا ہوں کہ میری ملی عطران ہوں
(قصیدہ صغیر، بلانی پریس ساڈھوروہ، ص ۱۷)

قاسم خورشید احمد ڈیشاں ہوں
جس کیلئے نثارِ یسوع گناہوں کی (ملا)
انہیں کس جرات اور بے باکی سے دونوں کو مرنے پر عذران سمجھائے گاں

اور یسوع گناہوں کا جہاد ہے، انور بادشاہ تھانے میں ڈنگ۔
اسی پر بس نہیں یہاں تک کہ دیا ہے

وہ تائب کرتا مابین غیبیل و قائم
رکتے تھیلی سے بیچ ہمدی دورانِ دونوں (ملا)

یعنی یہ دونوں ہمدی دوران میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیسے ہیں اور جو تائب میرا
ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور داؤد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوان تھا
وہ ان دونوں کے درمیان ہے، دل تمام کر دیتا ہے کہ ان اشعار کو گنگوہی کے کس
درجہ میں قرار دیں گے؟

۱۵-۱۴ آخر میں تجانب اہل سنت اور ملکیگ کی زہریلے بخیرہ دی کے
حوالے سے علامہ اقبال اور قاضی اعظم کے بارے میں چند عبارات نقل کر کے اپنا دل
مٹھوا کر نے کی کوشش کی گئی ہے حالانکہ یہ کہ تمہیں چند حضرات کی ذاتی و انفرادی ملانے
پر مبنی ہے، جہود سواد اعظم اہل سنت و جماعت کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے نہ پانچواں کی
ذاتی راستے کی نفاذ داری یہی جماعت پر نہیں ڈالی جا سکتی۔

غزالی تھان حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی نے ملکا پٹنہ ایک مکتوب تفسیر پر کردہ
۲۹ اکتوبر ۱۹۸۴ء میں تحریر فرماتے ہیں:-

”تجانب اہل سنت کسی

تفصیل قابل اعتبار نہیں

کہ یہ اختلاف اور

سالہا سال سے یہ ضحمت اہل ملت کی طرف سے برپا کی ہے کہ ہمارے

کسی حوالہ کے ذمہ دار نہیں ہے۔

یاد رہے کہ یہ بعض حضرات اگر ملکیگ سے اختلاف رکھتے تھے تو انہیں

کاٹھکوں سے بھی کوئی جھڑپی نہ تھی بلکہ کاٹھکوں کے بھی شدید ترین مخالفت تھے اس کے

برعکس علامہ دیوبند کی اکثریت دھرت سولہ کی مخالفت تھی بلکہ کاٹھکوں کی کٹر حامی

تھی۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مقدمہ اکابر تحریک پاکستان اور تجانب پنجاب فاضل القادری

اور تحریک پاکستان اور شہادت علماء ازچوہا بدی صبیحہ احمد اور علامہ اقبال اور پاکستان

از تجانب راجا رشیہ محمود۔

جہاں تک علامہ اہل سنت کا تعلق ہے انہوں نے من حیث الجماعت

تحریک پاکستان کو کالیانی سے بھنک کر مرنے کے لئے اپنی تمام توانائیاں صرف کر دی

تھیں اور آل انڈیائی کانفرنس بنارس ۱۹۴۶ء تحریک پاکستان کے لئے کھیل

کی حیثیت رکھتی ہے۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:

خطبات آل انڈیائی کانفرنس

نمبر پانچویں اور نہواں السواد اعظم

اکابر تحریک پاکستان، وجہ

مولانا جمال الدین قادری

پروفیسر محمد سعید احمد

محمد صادق قصوری

تاریخ نجد و حجاز

مفتی محمد عبد القیوم قادری

- عظیم اسلامی سلطنت ترکی کا خاتمہ کیوں اور کیسے ہوا؟
- ابن عبد الوہاب نجدی اور لارنس آف عرب کیا کون تھے
- عرب قوم کا فتنہ اور اس کے محرکات؟
- امریکہ، برطانیہ اور دیگر غیر مسلم دشمن طاقتوں نے
- ترکوں کے اقتدار کو ختم کرنے میں کیا کردار ادا کیا؟
- یہ اور بہت سے تاریخی حقائق بے نقاب
- محققین، مورخین، علماء، طلباء، کیلئے اس صدی کا
- عظیم تاریخی شاہکار۔ تاریخ نجد و حجاز، قیمت - ۲۲/-

ملائے دیوبند کی کتابخانہ عبارت
کا ایہم عوامی عدالت میں

دعوتِ شکر

۱۲/-

محمد منشاہد شمس قسوی

مکتبہ قادریہ، جامعہ تفتیشیہ رضویہ، اندرون دہلی دروازہ لاچر